اسمائے شرکائے بدر
وشہدائے اُحد وکربلا

مؤلف علامہ نسیم احمد صدیقی نوری

ناشر انجمن ضیاءِ طیبہ

لفظوں کی حرمت اور ابدی نعمت

(چھوٹا عمل بڑا اجر)

مصنف

مولانا نسیم احمد صدیقی نوری

www.ziaetaiba.com

پیشکش

انجمن ضیاء طیبہ

www.ziaetaiba.com

……….. ناشر ………..

ضیائی دارالاشاعت، انجمن ضیاء طیبہ

انتساب

رسالہ ھٰذا کی ترتیب و تدوین کے دوران ہی اطلاع ملی، کہ شیخ الحدیث و التفسیر، استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی (رحمۃ اللہ علیہ) کا وصال ہو گیا ہے۔ سیّد اللہ رکھا صاحب اور فقیر نے طے کیا کہ اس رسالہ کا انتساب حضرت صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کی جانب ہو اور آغاز میں حضرت علامہ مولانا منظور احمد فیضی نور اللہ مرقدہ کا تذکرہ ضرور کیا جائے۔

www.ziaetaiba.com

پیغام

حضرت علامہ مولانا سیّد شاہ تراب الحق قادری صاحب
امیر جماعت اہلسنّت پاکستان کراچی۔

قرآن مجید فرقان حمید اور احادیث مقدسہ تو بہت بلند رتبہ ہیں۔ حروف تہجی کا ادب بھی ہم پر لازم ہے۔ چنانچہ ایسا کپڑا جس پر کچھ لکھا ہو اس کا استعمال ممنوع ہے جیسے لکھی ہوئی ٹوپی، لباس، تکیہ کے غلاف، دستر خوان وغیرہ کا استعمال منع ہے۔

قرآن و حدیث لکھے اخبارات کو ردی کے طور پر استعمال کرنا سخت بے ادبی ہے، جس ذلت و رسوائی کا آج ہمارا معاشرہ شکار ہے اس کی ایک بڑی وجہ ان مقدس اوراق کی بے ادبی بھی ہو سکتی ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اخبارات کو بطور ردی فروخت نہ کریں اور ان کا ادب و احترام کریں۔

محترم جناب محمد اسلم قادری نے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ موصوف کی اس سعی کو اپنے دربار میں قبول فرما کر اجر عظیم عطا فرمائے۔

آمین بجاہ نبی الکریم علیہ وعلی الہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم

سیّد شاہ تراب الحق قادری

پیش لفظ

الحمدللہ علیٰ احسانہٖ ”انجمن ضیاءِ طیبہ“ گذشتہ دو سال سے مسلک حقہ اہلسنّت و جماعت کی ترویج و اشاعت کے لیے خدمت میں مصروف عمل ہے۔ انجمن کی نسبت شیخ العرب و العجم حضرت قطب مدینہ شاہ ضیاالدین قادری مدنی قدس سرہ (خلیفۂ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ) سے معنون ہے۔ انجمن ضیاء طیبہ نے خواص و عوام کی اعتقادی و نظریاتی راہنمائی کے لیے تاحال اہم موضوعات پر محققانہ اور ناصحانہ 34 کتب کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ شمسی کلینڈر کے پہلے یوم جمعہ کے موقع پر بعد عشاء الف مسجد کھارادر میں حالات حاضرہ کے مطابق اہم موضوعات پر درس قرآن و حدیث کے اجتماعات بعنوان ”ضیائے قرآن“ منعقد ہوتے ہیں۔ کراچی کے مختلف ٹاؤنز میں ”ضیائے قرآن“ کی محافل کا منفرد انداز میں انعقاد کرنے کی کوشش کے ضمن نئی کراچی ٹاؤن کی مسجد رضوان اور گڈاپ ٹاؤن سرجانی کی جامع مسجد میں بھی درس ضیائے قرآن کا آغاز ہو گیا ہے، جس میں درس کے اختتام پر بیان کردہ موضوع پر پہلے سے شائع شدہ کتاب حاضرین میں مفت تقسیم کی جائے گی۔

انجمن ضیاء طیبہ علمائے اہلسنّت سے استفادہ کے لیے درخواست گزار ہے کہ مسلک کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے تصنیف و تالیف میں مشغول ہوں اور اس سلسلے میں عنوانات کے تعین کے لیے اور تصنیفات کی

اشاعت کے لیے ہم سے رجوع کریں۔ مدارس کے مہتمم حضرات اور اربابِ علم و دانش (وابستگانِ اہلسنّت) کی خدمت میں انتہائی مؤدبانہ التماس ہے کہ آج کے دور میں ادیانِ باطلہ اور گمراہ فرقوں نے میڈیا وار برپا کر رکھی ہے مختلف چینلز پر ملت اسلامیہ کو اعتقادی و نظریاتی طور پر گمراہ کرنے کی سازشیں کی جارہی ہیں، بدعقیدگی کا زہرِ ہلاہل جدیدیت کے میٹھے شربت میں گھول کر پلایا جارہا ہے۔ اخبارات، رسائل و جرائد اور ٹی۔ وی۔ چینلز پر مسلّمہ اسلامی عقائد کو چھیڑا جارہا ہے۔ جاہل عالم بن کر، کم عقل دانشور بن کر اور کہانی نویس صحافی بن کر بے باکانہ انداز میں کہہ رہے ہیں کہ عقیدہ و جذبہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ ایسے پر آشوب دور میں آپ پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ ملت کی راہنمائی کے لیے ہراول دستے کا کردار ادا کریں۔

محترم جناب اسلم قادری صاحب نے مجھے اپنی ایک تالیف بعنوان "کیا یہ ضروری نہیں ؟" بغرض مطالعہ دی اور کہا کہ آپ اپنے ادارے سے اس کی اشاعت کا اہتمام کریں۔ اس تالیف میں قرآن اور احادیث مبارکہ کے مقدس کاغذات کو بے حرمتی سے بچانے کے لیے مفید مضمون و تجاویز موجود ہیں۔ اس کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر، میں نے مولانا نسیم احمد صدیقی صاحب سے بات کی اور جدید انداز میں اسے شائع کرنے کا ارادہ کیا۔ مولانا نسیم احمد صدیقی نے متذکرہ تالیف سے فرضی ناموں اور تنظیمات کو حذف کر کے اور "فوائد ضروریہ" کے عنوان سے چند نئے مضامین کا اضافہ بھی کیا۔ اس طرح اس کتاب میں کلمات مقدسہ کے احترام کے علاوہ علامتی طور پر جل جلالہ، درود شریف، علیہ السلام، رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کو مختصر کر کے لکھنے اور شخصی ناموں کو مختصر کرنے

کے مکروہ عمل کی مذمت پر بھی اہم مضمون شامل ہے جو یقینا قارئین کے لیے معلوماتی اور نہایت مفید ہے۔

اخباری کاغذات پر شائع شدہ مقدس کلمات و اسماء ہی کی بے حرمتی تک ہی معاملہ نہیں رہا اب تو مختلف کپڑوں کے نام بھی مقدس رکھے جاتے ہیں اور کپڑے کے نام (مثلاً جامی لان، مصری لان، گل احمد، شبیر وغیرہ) کے بروشر، پمفلٹ، کور کاغذ، ٹیپ اور ربن نہایت لاپرواہی سے مارکیٹ میں پھینک دیے جاتے ہیں اور قدموں تلے روندے جاتے ہیں پھر گندگی اور کچرے کے ڈھیر میں پھینک دیے جاتے ہیں۔

مقدس اوراق کا احترام کرنا کوئی مشکل امر نہیں، بات صرف احساس کی ہے، ہر ایک اس کا احساس کرے اور دوسرے کو بھی احساس دلائے، آئمہ مساجد اجتماعات جمعہ میں احساس دلائیں تو یقینا کافی حد تک اصلاح ہو جائے گی۔

سیّد اللہ رکھا ضیائی
انجمن ضیاءِ طیبہ

www.ziaetaiba.com

تعظیم کیجیے.....!

پیارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی تعلیم رب العالمین نے اپنے کلام پاک میں پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیات ۱ تا ۵ میں ان الفاظ میں دی ہے۔

"اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔ اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے نبی کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔"

"بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیز گاری کے لیے پرکھ لیا ہے۔ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے"۔

"بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لیے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔ (ترجمہ اعلیٰ حضرت، کنز الایمان)

www.ziaetaiba.com

تو جس پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں دی اور ان کے سامنے بلند آواز سے بات کرنا بھی ایمان کا ضائع کرنا ہے چہ جائیکہ ان کی جناب میں گستاخیاں کی جائیں اور گمراہ

فرقے گستاخانہ کتابیں شائع کر کے لوگوں کو گمراہ کریں۔ ان کے لیے اس سورۃ میں پیغام ہے کہ وہ مقام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانیں اور توبہ کر کے اپنے ایمان کو بچائیں۔

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

(حدائق بخشش)

محمد اسلم قادری

www.ziaetaiba.com

شیخ الحدیث والتفسیر

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی صاحب

نور اللہ مرقدہ کا مختصر تعارف

از مولانا نسیم احمد صدیقی نوری

ولادت نام اور نسب:

ضلع بہاولپور کے نہایت روحانی اور عرفانی مقام مدینۃ الاولیاء اُچ شریف کی ایک بستی فیض آباد میں ۲ر رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ / ۱۶ر اکتوبر ۱۹۳۹ء پیر کی شب صبح صادق کے وقت اس بزم کائنات میں متولد ہوئے۔ آپ کے والد گرامی استاذ العلما، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت علامہ محمد ظریف فیضی قدس سرہ ممتاز عالم دین تھے اور آپ کے جد بزرگوار حضرت علامہ الٰہی بخش قادری ابن حاجی پیر بخش رحمہا اللہ معروف علما اور جامع طریقت وشریعت تھے۔ علامہ فیضی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے علامہ مفتی محمد محسن فیضی مدظلہ العالی کے تحریر کردہ مضمون کے مطابق آپ کا سلسلۂ نسب ایک کنیز کے واسطہ سے مولائے کائنات، شہنشاہ ولایت حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ملتا ہے۔

www.ziaetaiba.com

(اکتساب علوم)

جب آپ کی عمر مبارک کو چار سال چار ماہ چار دن ہوئے یعنی ۶ر محرم الحرام ۱۳۶۲ھ بروز پیر جامع مسجد سندیلہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں قبلہ شاہ

جمالی کریم نے دوبارہ بیعت فرمایااور قرآن مجید شروع کرایااور سورۃ فاتحہ شریف پڑھائی پھر آپ نے ابتدائی تعلیم قرآن پاک فارسی، صرف، نحو، فقہ ،اصول فقہ، منطق، مشکوۃ شریف، جلالین تک اپنے والد ماجد سے پڑھیں۔ عہد طفولیت میں اول مرتبہ بیعت کیا تھا۔ابھی آپ کافیہ نحو کی مشہور کتاب پڑھتے تھے کہ غزالی زماں، ضیغم اسلام، محدث پاکستان علامہ پیر سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے "عدل" کے متعلق سوال فرمایا۔ آپ نے تسلی بخش جواب دیا آپ خوش ہوئے اور فرمایا مولانا صاحب! اپنا بیٹا مجھے دو۔

آپ کے والد ماجد نے جواباً عرض کیا حضور ابھی بچہ آپ کی بات سمجھنے کے لائق ہو جائے تو پھر آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ چنانچہ حسب وعدہ آپ کو مشکوۃ، جلالین کی تکمیل کے بعد جملہ علوم عقلیہ و نقلیہ کی تکمیل اور علم حدیث کے حصول کے لیے آپ نے غزالی زماں، رازی دوراں قبلہ کاظمی کریم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے تقریباً بیس سال کی عمر مبارک میں ۱۷ شوال المکرم ۱۳۷۸ھ بمطابق ۲۶/ اپریل ۱۹۵۹ء کو مدرسہ انوار العلوم ملتان سے سند فراغت حاصل فرمائی۔ پھر آپ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا اور آپ نے اپنے والد ماجد سے علم تصوف میں تحفہ مرسلہ، لوائح جامی شریف، توفیقہ شریف ور مثنوی شریف وغیرہ پڑھ کر حدیث شریف اور جملہ علوم عقلیہ و نقلیہ کی سند فراغت حاصل فرمائی۔ جس سال آپ نے مدرسہ انوار العولم ملتان سے سند فراغت حاصل کی اسی سال مدرسہ انوار العلوم کے سالانہ جلسہ دستار فضیلت میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوۃ والسلام جلوہ گر اور ضو فگن تھے۔ الحمد اللہ حمداً کثیرا۔ کرم بالائے کرم۔

www.ziaetaiba.com

سند الحدیث من الشیخ المحقق:

شیخ المحققین برکت رسول اللہ فی الھند محقق علی الاطلاق سند المحدثین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کو ہر رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوتا تھا.....زہے نصیب.....نے فراغت والے سال علامہ فیضی صاحب کو عالم رؤیا میں سند حدیث خود عطا فرمائی۔

آپ نے اعلیٰ علمی وروحانی مرتبہ ومقام کی وجہ سے بزگان تونسہ شریف، گولڑہ شریف، سیال شریف اور قبلہ مفتی اعظم ہند، امام ضیاء الدین مدنی، شیخ علاء الدین بکری مدنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی توجہ کا مرکز رہے ہیں۔

اکتساب (فیوضات روحانیہ):

آپ سے اپنے والد ماجد محقق سند المدرسین حضرت علامہ پیر محمد ظریف صاحب فیضی اور حضور قبلہ غوث زمان خواجہ فیض محمد شاہ جمالی اور غزالی زماں، امام اہلسنت حضور قبلہ سید احمد سعید شاہ کاظمی کے علاوہ سلطان العارفین حضرت قبلہ خواجہ غلام یاسین فیضی شاہ جمالی (نے خود گھر آکر خلافت عطا فرمائی اور بار بار حکم دیا کہ مرید کیا کرو) حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان صاحب قادری بریلی شریف اور حضرت قبلہ مولانا ضیاء الدین صاحب قادری مدنی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اکتساب فیض کیا اور ان بزرگوں نے خلافت عطا فرمائی۔

www.ziaetaiba.com

مدرسہ مدینۃ العلوم کا سنگ بنیاد:

آپ نے فراغت علوم عقلیہ ونقلیہ کے بعد ۱۱/ ذوالحجہ ۱۳۷۹ھ کو اپنے آبائی گاؤں بستی فیض آباد علاقہ اوچ شریف مدینۃ الاولیاء، ضلع بہاول پور میں

ایک بڑے ادارے مدرسہ مدینۃ العلوم کی بنیار کھی۔ یہ ادارہ اپنی مثال آپ تھا۔ ایک گاؤں میں علم و عرفان کے سمندر جاری ہوگئے۔ مختصر عرصہ میں یہ ادارہ پورے پاکستان بلکہ برصغیر میں اچھی شہرت حاصل کر گیااور پاکستان کے اطراف واکناف افغانستان، غزنی، بنگلہ دیش سے تشنگان علوم و معارف اپنی علمی روحانی پیاس بجھانے کے لیے جوق در جوق گاؤں میں آن پہنچے۔

ادارہ ہذا ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ تک علم و حکمت کے دریا بہاتا رہا اور تشنگان علوم و معارف کی پیاس بجھاتا رہا۔ مختلف علاقہ جات و ممالک افغانستان، بھارت اور اندرون ملک سندھ، پنجاب اور کشمیر سے علم کے شیدائی و متلاشی آتے رہے اور اکتساب علم کر کے پوری دنیا کو فیض یاب کرتے رہے اور آج تک کر رہے ہیں آج بھی اسی ادارہ کے فارغ التحصیل علماء کرام آپ کے تلامذہ نامور اساتذہ، محدث، مفسر، مناظر اور محقق کے نام سے پہچانے جاتے ہیں اور اندرون ملک اور بیرون ملک دنیا کے مختلف خطہ جات میں تبلیغ دین اسلام اور مذہب حقہ اہلسنت کا تحفظ کر کے اپنے فرائض باحسن انجام دے رہے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء،

آپ کے تلامذہ:

۱۔ مناظر اسلام علامہ مفتی محمد اقبال سعیدی، نائب شیخ الحدیث، انوار العلوم ملتان

۲۔ علامہ صوفی محمد حفیظ الدین حیدر، (چٹاگانگ، بھارت) حال پرنسپل جامعہ ظریف العلوم موزمبیق، ساؤتھ افریقہ

۳۔ علامہ سیّد غیاث الدین شاہ صاحب، غزنی، افغانستان

۴۔ علامہ صاحبزادہ نظام الدین صاحب، نبیرہ مولانا محمد یار فریدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، گڑھی اختیار خان پور

۵۔ علامہ عبدالرزاق صاحب، راولپنڈی

۶۔ علامہ قبول احمد صاحب فیضی، ترنڈ، محمد پناہ، رحیم یار خان

۷۔ علامہ غلام رسول صاحب سعیدی، خطیب آرمی پاکستان

۸۔ علامہ غلام محمد صاحب سعیدی، ترنڈ، محمد پناہ، رحیم یار خان

۹۔ علامہ غلام قادر صاحب، سمرسٹہ، بہاول پور

۱۰۔ علامہ کریم بخش صاحب سعیدی، خطیب لیاقت پور، رحیم یار خان

۱۱۔ علامہ حافظ محمد عارف صاحب سعیدی، خطیب وامام کھتری مسجد میٹھادرو مدرس مدرسۃ المدینہ دعوتِ اسلامی کھارادر برانچ، کراچی۔

مدرسہ فیضیہ رضویہ احمد پور شرقیہ کا قیام

۱۲/ جمادی الاولی ۱۳۸۸ھ کو آپ نے یہ ادارہ بستی فیض آباد اوچ شریف سے احمد پور شرقیہ منتقل فرمایا اور مدرسہ فیضیہ رضویہ کے نام سے اپنے ذاتی مکان محلہ سعید آباد امیر عالم کالونی کچہری روڈ میں اس کی نشاۃ ثانیہ فرما کر تعلیم و تدریس کا اہتمام فرمایا

جامعہ فیضیہ کے چند نامور فارغ التحصیل علماء جن کو آپ سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔

۱۔ حضرت مولانا سراج احمد صاحب سعیدی، صدر مدرس عزیز العلوم اوچ شریف
(صاحب تصانیف)

۲۔ مناظر اسلام علامہ عبد الرشید صاحب یاسینی، مدرس مدرسہ چوک بھٹہ احمد پور

۳۔ علامہ مفتی عبد الخالق اعظمی، مہتمم انوار الاسلام حسین گوٹھ ضلع بہاول پور

۴۔ مولانا غلام محمد صاحب یاسینی، خطیب DNB 9 ضلع بہاول پور

۵۔ مولانا قاضی تاج محمد صاحب، خطیب نوراکوٹ بہاول پور

۶۔ مولانا حق نواز صاحب قمر، ایڈوکیٹ ہائی کورٹ بہاول پور

۷۔ مولانا عبد العزیز صاحب، محمد علی لاری اڈہ احمد پور شرقیہ

۸۔ مولانا حق نواز صاحب صابری، خطیب مدرس شعبہ درس نظامی کراچی

۹۔ علمہ محمد شفیع صاحب گولڑوی، خطیب ملتان

۱۰۔ مولانا فدا حسین صاحب سعیدی، خطیب کراچی

۱۱۔ صاحبزادہ مولانا خورشید احمد شاہ صاحب، بخاری شکار پور ڈیرہ غازی خان۔ حال لاہور

۱۲۔ مولانا ارشاد احمد شاہ، ڈیرہ غازی خاں

۱۳۔ مولانا قاری غلام یاسین صاحب خطیب سیالکوٹ

۱۴۔ مولانا حافظ منظور احمد صاحب، خطیب آرمی پاکستان

۱۵۔ مولانا قاضی جلیل احمد صاحب یاسینی، خطیب آرمی پاکستان

www.ziaetaiba.com

۱۷۔ مولانا غلام حیدر صاحب، ہزارہ

مدرسہ فیض الاسلام کا قیام

۲۱/مارچ ۱۹۹۵ء کو آپ نے اپنے ذاتی پلاٹ ۵ کنال میں اس مدرسہ کی بنیاد اس وقت رکھی جب آپ کے والد محترم اس دار فانی سے رحلت فرما کر عالم

برزخ جلوہ گر ہوئے۔ آپ کا مزار مبارک اسی مدرسہ فیض الاسلام میں مرجع خلائق ہے۔ ان شاء اللہ العزیز یہ ادارہ آنے والے وقت کا عظیم ترین اور مثالی ادارہ ہو گا۔ آپ کا سالانہ عرس مبارک مدرسہ فیض الاسلام دربار فیضیہ چشتیہ نزد ریلوے لائن محلہ قریش آباد احمد پور شرقیہ ۲۱،۲۰ مارچ دھوم دھام اور احتشام سے ہوتا ہے۔

آپ کی تصانیف (مطبوعہ)

(۱) مقام رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی یہ تصنیف لطیف کتاب لاجواب مستطاب ضخیم ہے خواص وعوام میں مقبول ہے۔

(۲) تعارف ابن تیمیہ، بہت سی نامور مگر فتنہ پرور شخصیات، پردہ نشینوں کا اصل چہرہ دلائل قاہرہ سے بے نقاب کر کے پیش کیا گیا ہے۔

(۳) اسلام اور داڑھی

(۴) مختصر انوار القرآن تفسیر فیضی آپ نے اپنی اس تصنیف میں صرف آیات قرآنیہ سے عقائد و مسائل اہلسنت کو روز روشن کی طرح واضح کر کے ثابت کیا ہے جس میں تمام مسائل، توحید ورسالت، علم غیب، حاضر وناظر، مختار کل، نورانیت، حیات النبی، شان اہلبیت و صحابہ، ازواج مطہرات، شان اولیاء، صدقہ و طفیل عصمت انبیاء وغیرہ سب کو صرف آیات قرآنیہ سے بیان کیا ہے۔

(۵) فیضی نامہ فارسی قوانین کی بہترین جامع کتاب سلیس اردو زبان میں ہے۔

www.ziaetaiba.com

(۶) حاشیہ کریما شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی فارسی کی ابتدائی کتاب مستطاب کریما کا بہترین اور مستند حاشیہ ہے۔

(۷) کلمات طیبات درود شریف دعاؤں اور وظائف کا بہترین مختصر مجموعہ الفاظ مختصر مگر ثواب زیادہ۔

(۸) چہل حدیث عقائد و اعمال پر چالیس احادیث کا بہترین انتخاب پڑھنے کے لائق ہے۔

(۹) علماء دیوبند کی عبارات سے وہابی کی تاریخ و پہچان۔

(۱۰) عقائد و مسائل اہلسنت جیبی سائز مختصر ترین مگر مدلل رسالہ۔

(۱۱) پانچ احادیث جیبی سائز کا مختصر رسالہ فضائل کلمات کلمہ درود شریف وغیرہ

(۱۲) دس صیغہ درود سلام مع فضائل وخواص۔

(۱۳) پانچ احادیث بابت عقائد اہلسنت۔

(۱۴) کتب وہابیہ سے وہابیوں کے عقائد، ان کی کتب اور تحریروں کے فوٹو اسٹیٹ کے ساتھ۔

(۱۵) گستاخان مصطفی کی جامہ تلاشی، اس کتاب میں دلائل اور حوالہ جات کے ساتھ خارجیوں، نجدیوں کی ۱۰۳ گستاخانہ عبارات درج ہیں۔

(۱۶) حلت سماع کی احادیث قوالی کے ثبوت کے لیے بہترین رسالہ صرف احادیث سے۔

(۱۷) مختار کل تین آیات بائیس احادیث اور اقوال ائمہ سے اس بات کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ کے تمام خزانوں کی چابیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ میں ہیں۔

(۱۸) نظریات صحابہ اس کتاب میں صحابہ کرام کے عقائد و نظریات کا بہترین اور مدلل بیان ہے۔

(۱۹) مسائل احناف کا مدلل ثبوت قرآن واحادیث صحیحہ سے فاتحہ خلف الامام رفع یدین آمین بالجہر وغیرہ کا جواب

(۲۰) سوانح حیات عارف باللہ عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علامہ الحاج پیر محمد ظریف صاحب فیضی رحمہ اللہ کی مکمل سوانح حیات کا ذکر موجود ہے آپ کے مریدین و معتقدین کے لیے بہترین تحفہ ہے۔

(۲۱) معترضین مقام رسول سے سوال شر پسند دیوبندی مولویوں سے علمی سوال۔

(۲۲) مسائل عید قربانی نام سے ظاہر ہے سلیس اردو میں تمام مسائل موجود ہیں۔

(۲۳) سلسلہ چشتیہ جمالیہ نام سے ظاہر ہے۔

(۲۴) اذکار تذکار درود وظائف مختصر ترین رسالہ نیز مختصر سوانح حیات حضرت علامہ مولانا پیر محمد ظریف صاحب فیضی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

(۲۵) دیوبندیوں کی عبارات فتح مبین المعروف کذب مبین کا جواب۔

(۲۶) سوشلزم یا اسلام قرآن مجید سے اسلام کا پرچم بلند کیا گیا ہے اور باطل نظریہ سوشلزم کی نفی کی گئی ہے۔

(۲۷) کتاب الدعوات والاذکار من کلام اللہ تعالیٰ وحبیبہ سیّد الابرار وسائر الاخیار۔

(۲۸) شجرہ پیران چشت اہل بہشت بمع مدفن و تاریخ وصال۔

(۲۹) القول السدید فی محاسن الشھید و ذمائم یزید۔
امام عالی مقام سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان قرآن و حدیث سے۔

(۳۰) مرج البحرین فی ذکر الغوثین۔
اس میں غوث زماں شیخ المشائخ العلماء والعرفاء حضرت خواجہ فیض محمد شاہ جمالی اور قلندر وقت حضور قبلہ سلطان العارفین خواجہ غلام یاسین رحمہما اللہ تعالیٰ کی سوانح حیات کا ذکر خیر ہے۔

(۳۱) مقام صحابہ شان صحابہ قرآن واحادیث سے مختصر مگر جامع۔

(۳۲) مقام اہلبیت شان اہلبیت قرآن واحادیث سے مختصر مگر جامع۔

(۳۳) روحانی زیور مسلم طلبہ وخواتین کے لیے جامع ترین لاجواب کتاب مستطاب فی زمانہ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے سب حقوق زوجین، والدین وغیرہ اس میں جمع ہیں۔

(۳۴) ضیائے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ایک شاندار تقریر کے علمی مواد کی تخریج کرکے مولانا نسیم احمد صدیقی نے اسے کتابی شکل میں ترتیب دیا جسے انجمن ضیاء طیبہ نے شائع کرنے کا شرف حاصل کیا۔

غیر مطبوعہ تصانیف:

www.ziaetaiba.com

(۳۵) افہام الاغنیاء بحیاۃ الانبیاء والاولیاء۔

(۳۶) الحق الجی فی بیان ان الخوارق مقدورۃ للنبی والولی۔

(۳۷) فتاویٰ فیضیہ ۵ جلدوں میں۔

(۳۸) اعلام العصر بحکم سنت الفجر۔

(۳۹) بستان العارفین۔

(۴۰) الکلام المفید فی حکم التقلید، غیر مقلدین کا مدلل رد اور تقلید کی اہمیت۔

(۴۱) تطہیر الجنان واللسان بمدح الامام ابی حنیفہ نعمان امام اعظم ابو حنیفہ کی شان۔

(۴۲) کتاب العلم (عربی)۔

(۴۳) القول السدید فی حکم ضبط التولید، برتھ کنٹرول کے متعلق لاجواب تحقیق۔

(۴۴) العتق فی العشق۔ المقلب بہ المفاز فی المجاز۔

(۴۵) دلائل الشرعیہ۔

(۴۶) ازالہ الرین عن مسئلہ الیدین رفع یدین کی ممانعت دلائل قاہرہ سے۔

(۴۷) نور علی رنوفی کلام سیّد یوم النشور چالیس موضوعات پر ۱۶۰۰ سے زائد احادیث کا بہترین مجموعہ۔

(۴۸) مائۃ آیہ (عربی) عقائد پر بہترین جامع کتاب۔

(۴۹) اربعون حدیثا (عربی) فضائل سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر لاجواب احادیث صحیحہ از بخاری و مسلم کا انتخاب۔

www.ziaetaiba.com

(۵۰) فضائل حبیب الرحمان صلی اللہ علیہ وسلم من صحیح ابن حبان (عربی) ۱۵/ احادیث صحیح سے فضائل سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۵۱) الربعون حدیثا فی احکام الدین (عربی) احکام دین پر جامع احادیث کا بہترین انتخاب۔

(۵۲) اربعون حدیثا شرح الصدور فی الصلوۃ والسلام علی سید یوم النشور علیہ صلوۃ اللہ وسلام الغفور (عربی)۔

(۵۳) اربعون حدیثا تنویر القلوب فی الصلوۃ والسلام علی الحبیب الحبوب (عربی)۔

(۵۴) اربعون حدیثا سرور القلب المحزون فی عالم ما کان ومایکون (عربی)۔

(۵۵) مقام ولی۔ قرآن واحادیث کی روشنی میں ولایت کا مرتبہ ومقام۔

(۵۶) فضائل صلوۃ وسلام ۱۸۰ احادیث سے صلوۃ وسلام کی فضیلت وبرکت۔

(۵۷) ترجمہ تفسیر خازن۔

(۵۸) ترجمہ اریفین الربعین سلیس اردو زبان میں۔

(۴۶ تا ۵۴ تک کتب حرم مکہ مکرمہ میں ۱۹۸۸ء کی حاضری میں تالیف فرمائیں۔)

آپ کی زیارت ودعا پر نجات:

ایک پاک باز متشرع آدمی نے مسجد میں بیان کیا کہ عالم رؤیا میں اکتوبر ۱۹۹۷ء میں میں نے علامہ فیضی صاحب مدظلہ العالی کو مدینہ منورہ حرم نبوی قدمین شریفین میں دیکھا کہ آپ دلائل الخیرات پڑھ رہے ہیں اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم مواجہہ شریف سے آرہے ہیں اور علامہ فیضی صاحب کی طرف سرکار نے اشارہ کرکے فرمایا کہ جس نے اس کی زیارت کی اس کی بخشش ہوگئی۔ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ! آپ واقعی منظورِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بارہا آپ کو اور

آپ کے طفیل آپ کے غلاموں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے۔

گزشتہ کئی سال سے آپ علیل رہے گُردوں کی تکالیف کی وجہ سے بعض دیگر امراض بھی لاحق ہو گئے لیکن گزشتہ سال ماہ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ بھی مدینۃ المنورہ حاضری کا شرف ملا۔ اپنی کمزوری و علالت میں بھی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کا کام ادا فرماتے رہے۔ جب ایک ٹی وی چینل نے نہایت مضحکہ خیز انداز میں پیری و مریدی پر ایک مذاکرہ نشر کیا۔ تو کراچی میں جمعیت قادریہ کے سرپرست حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر فرید الدین قادری۔ جماعت اہلسنت کراچی کے نائب امیر مولانا نسیم احمد صدیقی نوری اور مولانا ابرار رحمانی نے قادری مسجد سولجر بازار کراچی میں ایک عظیم الشان علمی مذاکرہ ترتیب دیا۔ جس میں حضرت علامہ مولانا منظور احمد فیضی علیہ الرحمۃ والرضوان نے نہایت شاندار تحقیقی مقالہ پیش فرمایا۔

ضیائے قرآن کی محافل کا آغاز:

انجمن ضیائے طیبہ کے زیر اہتمام جناب سیّد اللہ رکھا صاحب کی دعوت پر الف جامع مسجد کھارادر میں ماہانہ ضیائے قرآن کی محافل کا آغاز فرمایا جس کے متعدد پروگرام حضرت فیضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کیے اور مختلف النوع اور حالات حاضرہ کے مطابق علمی دروس منعقد ہوئے۔ ظہور امام مہدی، آیات کبریٰ، علامات قیامت۔ فلسفہ قربانی اور غریب وسادہ و رنگین ہے داستان حرم سے عنوانات پر آپ کے خطابات دلپزیر نہایت پسند کیے گئے۔ آپ گزشتہ چند سالوں میں اکثر ہسپتالوں میں بستر علالت پر رہے لیکن مسلک کی تبلیغ واشاعت

میں اپنا گرانقدر حصہ کا حق ادا کرتے رہے۔غالباً۱۵جون کو نہایت ناسازی طبیعت کے باعث آپ کو لیاقت نیشنل آئی سی یو میں تقریباًدس روز داخل رہے ازاں بعد آپ کی خواہش پر آپ کو احمد پور شرقیہ لے جایا گیا۔ازاں بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بروز پیر ۲۹ جمادی الاول ۱۴۲۷ھ بمطابق ۲۶جون ۲۰۰۶ء کو پھر کراچی المصطفیٰ میڈیکل سینٹر لایا گیا جہاں منگل کا دن گزار کر بدھ کی شب تقریباً سوا نو بجے یکم جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ / ۲۷جون ۲۰۰۶ء کو آپ کا وصال پُر ملال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت فرمائی تھی کہ اگر کراچی میں میرا انتقال ہو جائے تو حضرت علامہ سیّد شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ آپ کی وصیت کے مطابق دارالعلوم امجدیہ میں تقریباًساڑھے بارہ بجے شب (بدھ) آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔اتنے مختصر وقت میں علماء و مشائخ جمع ہو گئے عوام اہلسنت بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔آپ کی وفات حسرت آیات سے دنیائے سنیت میں جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پُر ہونا محال نظر آتا ہے۔

انجمن ضیاءِ طیبہ
www.ziaetaiba.com

مشاہدات و تاثرات

السلام علیکم! قرآن و حدیث کے کاغذات کی بے حرمتی کی نشان دہی کے سلسلے میں کہ قرآن و حدیث کی بے حرمتی کہاں کہاں ہوتی ہے اس سلسلے میں سب سے پہلے میں اپنے مشاہدات بیان کرتا ہوں۔

(۱) آج صبح فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں گھر کی طرف آرہا تھا تو راستے میں میں نے دیکھا کہ جمعدار (خاکروب) کام کررہا ہے۔اس کی ٹوکری میں میں نے تین چار اخبار دیکھے۔پہلے تو میں نے سوچا کہ رہنے دو کہ کون ٹوکری کو ہاتھ لگائے کہ بعد میں خیال آیا کہ دیکھ لینے میں کیا حرج ہے میں نے ان اخبارات کو نکالا تو ایک اخبار میں فرمان الٰہی تھا دوسرا اخبار مکمل "اسلامی صفحہ" جمعہ ایڈیشن تھا اور تیسرے اخبار میں قرآن کی آیت کا ترجمہ تھا اور چوتھا اخبار خبروں کا صفحہ تھا اس اخبار کے نچلے حصے میں ایک کمپنی کا اشتہار دیا ہوا تھا اس اشتہار کے سب سے اوپر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی تھی اور اشتہار کا آغاز الحمد اللہ سے کیا گیا تھا۔

میرے دل میں خیال گزرا کہ کیا ان عظیم و بابرکت آیات کا یہی مقام ہے کہ معاذاللہ ان کو بے وقعت کاغذات سمجھ کر پھینک دیا جائے اور ناپاک اور غیر مسلم بھنگی اس کو اپنی جھاڑو سے سمیٹ کر اپنی ٹوکری میں ڈال دیں۔دل نے بہت افسوس محسوس کیا کہ ہم لوگوں نے طاقت و وسائل کے باوجود اس سلسلے میں کچھ بھی نہیں کیا۔

www.ZiaeTaiba.com

خیر ان اخبارات کو میں نے ادب کے ساتھ تہہ کر کے اپنے پاس رکھ لیا اور گھر کی طرف روانہ ہوا۔

(۲) ایک اخبار فروش اخبار کو نیچے سے پہلی منزل کی طرف اچھال رہا تھا میں نے اس کو سمجھایا کہ برائے کرم اخبار کو اوپر جاکر دے آئے یا پھر جو اخبار خرید تا ہے اس سے یہ طے کر لے کہ چھپکا (ڈول) وغیرہ نیچے کی طرف لٹکا دیا کرے تا کہ آپ اس میں اخبار وغیرہ ڈال دیا کریں۔

چونکہ فجر کی نماز ختم ہو چکی تھی اور سفیدی بھی پھیل چکی تھی اسی لیے ہر چیز واضح نظر آرہی تھی چند منٹ کا فاصلہ طے کرنے کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک طرف ایک اخبار لپٹا پڑا ہے اس اخبار کو میں نے تھوڑا سا کھول کر دیکھا تو اخبار کے اوپر اخبار کا نام اور نام کے نیچے قرآن شریف کی آیت اور اس کا ترجمہ چھپا ہوا ہے اس اخبار کے اندر کیا تھا لکھتے ہوئے انتہائی شرم اور افسوس ہے کہ اس اخبار میں چھوٹے بچے کی غلاظت لپٹی ہوئی تھی اور بدبو آرہی تھی۔ میں نے بہت احتیاط کے ساتھ قرآن کے ترجمے والے حصے کو علیحدہ کیا اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ترجمے والے حصے کو غلاظت نہیں لگی تھی۔

گھر سے کچھ فاصلے پر ہی قرآن وحدیث کا ڈبہ لگا ہوا تھا میں نے اخبارات اور قرآن کے ترجمے والا حصہ اس ڈبے میں ڈالا اور گھر آگیا اور گھر آکر دل میں یہ طے کیا کہ لٹریچر کے ذریعے سے قرآن وحدیث کے کاغذات کو بے حرمتی سے بچانے کے لیے اپنی بساط کے مطابق کچھ کام کیا جائے۔

(۳) چند روز پہلے مجھے گھریلو کام کے سلسلے میں کھوڑی گارڈن کے بازار میں جانا پڑا۔ کپڑا مارکیٹ اور بولٹن مارکیٹ سے گزرتے ہوئے میں نے نیو میمن

مسجد کے فٹ پاتھ پر دیکھا کہ بڑے دروازے کے پاس دوسرے فقیروں کے علاوہ دو فقیر الگ الگ اخبار بچھا کر بیٹھے ہیں اور بھیک مانگ رہے ہیں میں نے سوچا کہ اردو اخبارات ہیں۔ ظاہر ہے ان میں کچھ آیات وغیرہ ہوں گی۔ پورا اخبار عربی رسم الخط اور اللہ جل شانہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر مسلمانوں کے نام چھپنے کی وجہ سے قابل احترام ہے۔

میں نے دونوں فقیروں سے کہا آپ دونوں اُٹھ جائیں اور اخبارات کو مجھے دے دیں شاید اس میں آیات وغیرہ ہوں گی پہلے تو انھوں نے کہا کہ اخبار میں کچھ بھی نہیں ہے آپ چھوڑ دیں میں نے کہا اخبار اس لیے نہیں ہوتا کہ اس پر بیٹھا جائے اور اس پر پیر رکھے جائیں برائے کرم آپ یہ اخبار مجھے دے دیں۔ فقیروں نے کہا آپ ضد نہیں کریں اور اپنا کام کریں۔

میری اور فقیروں کی یہ گفتگو کونے میں کھڑے ہوئے ایک مولانا صاحب سن رہے تھے جب فقیروں نے کہا کہ آپ ضد نہ کریں اور اپنا کام کریں تو وہ مولانا صاحب جو کچھ طاقت ور بھی تھے میرے قریب آئے اور غصے سے فقیروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا برخودار! لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے میں ان دونوں کو اٹھاتا ہوں آپ دونوں اخبارات اٹھالینا اور یہاں جو حفاظتی ڈرم رکھا ہوا ہے اس میں ڈال دینا یہ کہہ کر انھوں نے ایک فقیر کو گریبان سے پکڑ کر اٹھایا میں نے نیچے سے اخبار اٹھا لیا۔ اسی طرح انھوں نے دوسرے کو بھی گریبان سے پکڑ کر اٹھایا میں نے اس کے نیچے سے بھی اخبار اٹھالیا دونوں اخبارات میں بسم اللہ شریف قرآن کی آیات احادیث شریف اور حکایات چھپی ہوئی تھیں۔

میں نے دونوں کو اخبارات دکھاتے ہوئے کہا کہ تم لوگوں کو جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آئی مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہو اور قران و حدیث کے کاغذات پر بیٹھتے ہو اور پاؤں رکھتے ہو نہ تم پر کوئی لرزا طاری ہوتا ہے نہ جسم میں کپکپی آتی ہے شرم کرو اور ڈوب مرو۔

قرآن کا ترجمہ اور حدیث شریف دیکھ کر مولانا کو بھی غصہ آگیا اور جوش میں انہوں نے کہا کہ اگر جائز ہوتا تو میں ان کو گولی سے اڑا دیتا۔

اس کے بعد میں نے اخبارات کو ادب کے ساتھ تہہ کر کے حدیث کے ڈبہ میں ڈالا اور مولانا سے ہاتھ ملا کر آگے بولٹن مارکیٹ کی طرف بڑھا۔

(۴) بولٹن مارکیٹ پر فروٹ والے فروٹ کے ٹھیلے لے کر کھڑے ہوئے تھے چونکہ صبح کا ٹائم تھا اس لیے فروٹ والے فروٹ کی پیٹیاں کھول رہے تھے فروٹ کی پیٹیاں خالی کرنے کے بعد میں نے دیکھا ان پیٹیوں میں اخبار بچھے ہوئے ہیں۔ فروٹ والے پیٹی کھولنے کے بعد اخبارات کو نیچے پھینکتے جاتے ہیں۔

میں نے مشاہدہ کیا کہ ان اخبارات میں اکثر اخبار قرآنی آیتوں والے تھے۔ میں نے ان اخبارات کو جو نیچے پڑے ہوئے تھے اٹھا لیا۔ اور جو تین چار فروٹ والے کھڑے ہوئے تھے ان کو سمجھایا کہ آپ لوگ کم از کم اتنا تو کریں کہ جو پیٹیاں آپ کھولیں ان کے اخباری کاغذات جمع کر لیں۔ اور شام کو جاتے ہوئے کسی ڈبے وغیرہ میں ڈال دیں یہ بات ان کی سمجھ میں آگئی۔

(۵) میں کھوڑی گارڈن جانے کے لیے جوڑیا بازار سے گزرا تو یہ دیکھ کر میرا دماغ گھوم گیا کہ بڑی بڑی دکانیں اخباری کاغذات سے بھری پڑی ہیں اور لوگ کلو کے حساب سے ان اخبارات کو خرید رہے ہیں۔ ایک آدمی نے تین چار کلو اردو

ردی خریدی میں نے اس سے سلام دعا کی اور پوچھا آپ اس ردی کا کیا کریں گے۔ اس نے کہا میری راشن کی دکان ہے میں اس میں سودا لپیٹ کر دوں گا میں نے کہا آپ نے اخبارات کو کبھی غور سے بھی دیکھا ہے۔ اس نے جواب دیا نہیں! میں نے کہا میں آپ کو دکھاتا ہوں۔ میں نے اس کو اخبارات کھول کر دکھایا فرمان الہی، احادیث اور حکایات اور اسلامی صفحہ اور اقراء۔ میں نے کہا آپ تو ان اخبارات میں سودا لپیٹ کر دے دیتے ہیں آگے جن کے ہاتھ میں جاتا ہے ان میں اکثریت ان کو دیکھتی نہیں ہے سودا کھولنے کے بعد پھینک دیتی ہے یا کوڑا دان میں ڈال دیتی ہے۔ عقل سے کام لیں آپ کیوں ان مقدس اوراق کی بے حرمتی کا سبب بنتے ہیں۔

میری بات سن کر اس نے کہا مولانا صاحب آپ صحیح کہتے ہیں لیکن سودا لپیٹنے کے لیے کیا استعمال کریں؟ میں نے کہا سادے کاغذ یا پلاسٹک کی تھیلیاں۔ آپ کا خرچہ ضرور کچھ بڑھ جائے گا۔ لیکن آپ ایک عظیم گناہ سے بچ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کے مال میں برکت دے دے گا۔ یہ بات اس کی سمجھ میں آگئی اور اس نے مجھ سے ہاتھ ملایا اور روانہ ہو گیا۔ اس کے بعد میں کچھ دیر وہیں کھڑا رہا اور سوچتا رہا کہ ہم مسلمان کتنے بے حس ہو گئے ہیں کہ ردی کے کاغذات کی دکانوں کی دکانیں بھری پڑی ہیں اور مسلمان ان کاغذات کو تول تول کر بیچ رہے ہیں اور سوچنے کے لیے بھی تیار نہیں ہیں کہ ہمارے اس عمل سے قرآن وحدیث کی کتنی بے حرمتی ہو رہی ہے اس عمل میں خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں گناہ گار ہیں۔ یہ سوچتا سوچتا میں کھوڑی گارڈن کے بازار پہنچ گیا۔ گھر کے لیے سودا وغیرہ خریدا اور واپس آگیا۔

(۶) چند روز پیشتر کی بات ہے میں کام کے سلسلے میں کھجور بازار سے گزر رہا تھا دوپہر کے کھانے کا وقت تھا بازار سے گزرتے ہوئے میں نے دیکھا کہ چند دکانوں میں لوگ کھانا کھا رہے ہیں۔ دکان کے اندر زمین پر اخبار بچھے ہوئے ہیں ان پر کھانے کے برتن اور روٹیاں رکھی ہوئی ہیں اور لوگ کھانا کھا رہے ہیں۔

آدھے گھنٹے کے بعد اپنا کام نمٹا کر میں انہیں دکانوں کے قریب سے گزرا تو میں نے مشاہدہ کیا کہ ان دکانوں کے باہر اخبارات پڑے ہوئے ہیں میں نے ان چند دکانوں کے باہر رکھے ہوئے تمام اخبارات کو اٹھالیا اور میمن مسجد مصلح الدین گارڈن پہنچ گیا کیوں کہ وہاں پر قرآن وحدیث کا حفاظتی ڈبہ لگا ہوا ہے۔ میں نے ان اخبارات کو کھولا تو یہ دیکھ کر انتہائی افسوس ہوا کہ تمام اخبارات میں قرآنی آیات اور احادیث چھپی ہوئی ہیں اور ان اخبارات میں ہڈیاں چاول کے دانے اور روٹیوں کے ٹکڑے تھے۔ میں نے ان تمام چیزوں کو اخبارات سے الگ کرکے ایک کونے میں ڈال دیا کہ کسی کا پاؤں نہ پڑے اور رزق کی بے حرمتی نہ ہو اور اخبارات کو قرآن وحدیث کے ڈبہ میں ڈال دیا۔

(۷) اس کے علاوہ دو تین روز پہلے میں کام کے سلسلے میں جا رہا تھا کہ راستے میں میری ملاقات ایک دوست سے ہوگئی اس کے ہاتھ میں اخبارات کا بنڈل تھا۔ سلام ودعا کے بعد میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ انھوں نے بتایا کہ اخبارات کو کباڑی کو بیچنے جا رہا ہوں میں نے کہا جناب! آپ کو معلوم ہے اخبارات میں قرآن شریف کی آیات اور احادیث چھپی ہوتی ہیں آپ اس کو کباڑی کو بیچیں گے۔ کباڑی آگے کسی اور کو بیچ دے گا۔ اس طرح سودا بیچنے والے ان کو خرید کر سودے میں لپیٹ کر دیں گے اور آگے سودا لینے والے سودا کھولنے کے بعد ان کو پھینک دیں گے اس طرح قرآن وحدیث کی بے حرمتی ہو گی۔

انھوں نے جواب دیا بھائی میں نے قرآن وحدیث کو علیحدہ کر لیا ہے پھر تو بیچ سکتا ہوں نا! میں نے کہا آپ ان کو پھر بھی نہیں بیچ سکتے کیوں کہ ایک تو اردو کی جو لکھائی ہے وہ عربی رسم الخط میں ہے اور قرآن واحادیث بھی عربی رسم الخط میں ہیں۔ اس کے علاوہ چاہے اخبار اردو میں ہوں، انگلش میں ہوں گجراتی میں ہوں، سندھی میں ہوں یا کسی اور زبان میں۔ کیوں کہ ان میں جو نام ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء الحسنیٰ ہوتے ہیں مثال کے طور پر سیف اللہ، سیف الرحمان، عبدالرحمان، عبدالرحیم، بسم اللہ مسجد، محمدی مسجد، غوثیہ مسجد، مدینہ مسجد، محمد اقبال، محمد احمد، محمد ابراہیم وغیرہ وغیرہ اس لئے پورا اخبار ہی قابل احترام ہے۔ اس کے عوض چند روپے تو مل جائیں گے لیکن اس کا وبال بہت بڑا ہے۔

میری بات کا اثر ہوا اور انھوں نے وہ بنڈل مجھے دیتے ہوئے کہا کہ بھائی یہ اخبارات آپ کسی حدیث کے ڈبہ میں ڈال دیجیے گا میں نے اخبارات کا بنڈل ان کے ہاتھ سے لیا ان کا شکریہ ادا کیا اور آگے روانہ ہو گیا۔

(۸) ایک ہفتہ پہلے کی بات ہے مجھے اپنے دوست کے گھر جانے کا اتفاق ہوا شام کا وقت تھا ملاقات ہو گئی ان کے بھائی صاحب بھی گھر پر تھے صوفہ پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں نے دوست کے بھائی صاحب سے سلام دعا کی انہوں نے جواب دیا۔ میرے دوست خود بھی اور اس کے بھائی صاحب بھی پڑھے لکھے ہیں۔ لیکن یہ دیکھ کر بہت دکھ اور افسوس ہوا کہ دوست کے بھائی صاحب لیٹے ہوئے ہیں اور ان کے نیچے پاؤں کے قریب اخبارات مڑے ہوئے پڑے ہیں۔ دوست کے بھائی صاحب سے ملاقات کے بعد مجھے میرے دوست دوسرے کمرے میں لے آئے۔

www.ziaetaiba.com

میں نے اپنے دوست سے پوچھا کیا آپ کے بھائی صاحب روزانہ اخبار کا مطالعہ کرتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا جی ہاں روزانہ دو تین اخبار منگاتے ہیں میں نے کہا کیا آپ اپنے بھائی صاحب کو نہیں سمجھاتے کہ اس طرح اخبارات کے اوپر پیر نہ رکھا کریں کیوں کہ اخبارات میں آیات وغیرہ ہوتی ہیں اور ان کی بے حرمتی ہوتی ہے انھوں نے کہا آپ ہمارے بھائی صاحب کے لئے دعا کریں ان کو ہم سمجھاتے ہیں وہ تھوڑی دیر کے لئے تو سمجھ جاتے ہیں لیکن پھر اپنی پرانی روش پر آجاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔

(۹) کام نمٹانے کے بعد میں نے دوست سے ہاتھ ملایا اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا ابھی میں نے پانچ منٹ کا راستہ ہی طے کیا تھا کہ اوپر سے اخبار میں لپٹا ہوا بنڈل گرا میں بال بال بچا البتہ کچھ چھینٹے میرے اوپر پڑے میں نے بنڈل کو کھولا تو اس میں تازہ چاول جو شاپنگ بیگ میں تھے اس کے علاوہ تازہ سالن پلاسٹک کی تھیلی میں اور چار پانچ تازہ روٹیاں تھیں کسی نے اخبارات میں ان چیزوں کو لپیٹ کر بیچ راستے میں پھینک دیا۔

مسلمان بھائیوں کو اس قدر بھی احساس نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ان کو حیثیت دی ہے تو روزی کی ناقدری نہ کریں وہ مسلمان بھائی جن کو ایک وقت کی روٹی مشکل سے نصیب ہوتی ہے ان کو دے دیا کریں۔ ان کے پیٹ میں جائے گی تو دل سے دعا تو نکلے گی۔ رحمت دو عالم نور مجسم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "روٹی جس قوم سے روٹھ جاتی ہے پھر پلٹ کر نہیں جاتی" اس لیے اس کی قدر کرو۔

میں نے اخبارات کا وہ بنڈل اٹھایا تو اس میں قرآنی آیات وغیرہ تھیں میں نے کچھ فاصلہ پر تلاش کیا تو تین چار فقیر مجھے مل گئے۔ میں نے روٹیاں چاول اور سالن ان کو دے دیا وہ صبح سے بھوکے تھے بہت خوش ہوئے دعا دینے لگے۔ کچھ فاصلہ پر ہی حدیث کا ڈبہ لگا ہوا تھا میں نے اخبارات کو ڈبے میں ڈالا اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

آپ نے میرے مشاہدات و تاثرات پڑھے اس سے آپ لوگوں کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ آج کے دور میں مسلمانوں کے ہاتھوں قرآن و حدیث کے کاغذات کی کتنے بڑے پیمانے پر بے حرمتی ہو رہی ہے اور اس کا ہم مسلمانوں کو احساس بھی نہیں ہو رہا۔ اگر مسلمان محسوس بھی کرتے تو اس سے بچنے کی کوشش کرتے اور کچھ تدابیر کرتے تاکہ ان کاغذات کی بے حرمتی کے گناہ سے بچ سکتے۔

www.ziaetaiba.com

مقدس اوراق کی حرمت کے لیے تجاویز

ا۔ڈبہ لگوانا:

محلہ کی سطح پر انفرادی یا اجتماعی طور پر ڈبہ لگوایا جائے جس پر یہ تحریر ہو کہ ضعیف و بوسیدہ اوراق مقدس اس میں ڈالے جائیں۔

۲۔اشتہارات و پبلسٹی:

اس ضمن میں سب سے پہلے بینر بنوائے جائیں جن پر یہ عبارات لکھی ہوں۔

(۱) مقدس تحریر والے کاغذات کو ردی کے طور پر استعمال کرنے سے پرہیز کریں اور ان کو بے حرمتی سے بچایئے۔

(۲) قرآن و حدیث کے کاغذات پیروں تلے روندے جاتے ہیں اسلامی غیرت کو بیدار کیجیے اور ان کو بے حرمتی سے بچایئے۔

(۳) تمام دینی تنظیمیں و انجمنیں اپنا اسلامی فریضہ ادا کریں۔ اخباری کاغذات کو بے حرمتی سے بچانے کے لیے اپنے علاقوں میں حفاظتی ڈبے لگوائیں۔

(۴) اخبارات کو ردی میں فروخت کرنے سے پرہیز کریں تاکہ ان کو بے حرمتی سے بچایا جاسکے۔

www.ziaetaiba.com

مذکورہ عبارات کے اسٹیکر بھی بنوا کر مختلف جگہوں پر چسپاں کیے جائیں اسٹیکر کے علاوہ دو قسم کے ہنڈ بل چھپوا کر لوگوں میں تقسیم کیے جائیں ایک ہنڈ بل جس میں مختلف تجاویز ہوں کہ قرآن وحدیث کے کاغذات کو کس طرح بے حرمتی سے بچایا جاسکتا ہے۔دوسرا ہنڈ بل (باادب بانصیب) کے زیر عنوان شائع کیا جائے۔

(۳) ٹی وی پر عبارت:

اگر ممکن ہو اور کسی درد مند شخص یا تنظیم کے وسائل اجازت دیں تو اس عبارت کو خبر نامہ سے پہلے ٹی وی پر بھی چلایا جائے تاکہ ترغیب ہو۔ مقدس تحریروں والے کاغذات کو ردی کے طور پر استعمال کرنے سے پرہیز کریں اور ان کو بے حرمتی سے بچایئے۔

(۴) ہفتہ یا کوئی ایک دن تحفظ قرآن وحدیث:

جس طرح بعض تنظیمات ہفتہ صفائی و یوم صحت مناتی ہیں اسی طرح ایک ہفتہ تحفظ قرآن وحدیث کے طور پر منایا جائے۔

(۵) اصلاحی گشت:

تین چار گروپ تشکیل دیے جائیں جو دکان داروں، ہوٹل والوں اور فروٹ بیچنے والوں کو مقدس اوراق کو بے حرمتی سے بچانے کی ترغیب دیں۔

(۶) خط کی روانگی:

ملک کی دینی تنظیموں کو خط روانہ کیا جائے تاکہ ان کو اس بات پر آمادہ کیا جاسکے کہ وہ اپنے علاقے میں قرآن وحدیث کے کاغذات کو بے حرمتی سے بچانے کا انتظام کریں۔

(۷) اخبارات کے مدیروں سے ملاقات:

اخباروں کے مدیروں سے ملاقات کر کے ان کو قرآن و حدیث کے کاغذات کو بے حرمتی سے بچانے کے لیے یادداشت پیش کی جائے۔

(۸) ٹاؤن ناظمین اور ممبران پارلیمنٹ سے ملاقات:

یونین کونسل اور ٹاؤن کی سطح پر کونسلرز اور ناظمین سے بھی اس ضمن میں رابطہ کیا جائے۔ پارلیمنٹ کے ممبران سے ملاقات کر کے انھیں آمادہ کیا جائے کہ قومی اسمبلی اور سینٹ میں اس ضمن میں تحریک استحقاق منظور کرائی جائے۔

قرآن وحدیث کے کاغذات کی بے حرمتی کیوں ہوتی ہے؟

ہم میں سے ہر ایک کا مشاہدہ ہے کہ قرآن و حدیث کے چھپے ہوئے اخباری و دیگر کاغذات راستوں میں پڑے ہوتے ہیں اور پیروں کے نیچے آتے ہیں جس سے ان کاغذات کی بے انتہا بے حرمتی ہوتی ہے اور ہمیں یہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ یہ اس مقدس کتاب کا حصہ ہے جو ہماری ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری یا اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس حدیث ہے جن کی زبان کن کی کنجی ہے۔

ہم میں سے کتنے مسلمان ایسے ہیں جنھوں نے اس بے حرمتی کی وجوہات پر غور کیا ہو۔ ہماری رائے میں اس کی سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ اخباری کاغذ کو ردی کے طور پر استعمال کرنے کا رواج عام ہے۔ کیوں کہ گوشت بیچنے والے فروٹ و سبزی بیچنے والے یا دکان دار یا دوسری مختلف چیزیں فروخت کرنے والے

عام طور پر چیزوں کو اخباری کاغذ میں لپیٹ کر دیتے ہیں پھر عوام ان کاغذات کو سودا کھولنے کے بعد بغیر دیکھے پھینک دیتے ہیں جو کہ کوڑا دان، کیچڑ، نالوں اور گندگی کے دوسرے مقامات میں جاتے ہیں۔

قرآن و حدیث کے کاغذات کو بے حرمتی سے کیسے بچائیں؟

۱۔ اخباری کاغذات کو ردی کے طور پر استعمال کرنے سے مکمل پرہیز کریں اس مقصد کے لیے سادے کاغذات پلاسٹک یا دوسری چیزیں استعمال کریں۔

۲۔ حکومت ردی کے کاروبار پر مکمل پابندی عائد کرے۔

۳۔ عوام جہاں بھی ان کاغذات کو دیکھیں اٹھا کر محفوظ مقام پر رکھ دیں۔

۴۔ ملک کی تمام دینی تنظیمیں اور انجمنیں اپنا مذہبی فریضہ ادا کریں قرآن و حدیث کو بے حرمتی سے بچانے کے لئے اپنے اپنے علاقوں میں حفاظتی ڈبے لگوائیں۔

۵۔ حکومت کے نشریاتی ادارے اور اخبارات اور رسائل وغیرہ عوام کو ان کاغذات کی حرمت کا احساس دلائیں۔

۶۔ علماء کرام سے دردمندانہ گذارش ہے کہ اپنے وعظ جمعہ کی تقاریر اور دیگر تقاریر میں مسلمانوں کو ان کاغذات کے احترام کا احساس دلائیں۔

۷۔ تمام دینی تنظیموں اور عوام سے گذارش ہے کہ اس مضمون کے ہینڈ بل چھپوا کر یا فوٹو اسٹیٹ کروا کر مفت تقسیم کریں اس کے علاوہ اس موضوع پر اسٹیکر اور اشتہار وغیرہ چھپوا کر اس پیغام کو عام کریں۔

www.ziaetaiba.com

۸۔ برائے کرم اخبار کو معمولی رقم کے عوض فروخت کر کے اپنے اوپر عظیم گناہ کا وبال نہ مول لیں۔ پورا اخبار ہی قابل احترام ہے۔ اخبارات پڑھ کر پورا اخبار محفوظ مقام پر رکھیں۔ یا سمندر وغیرہ میں ٹھنڈا کریں۔

۹۔ حکومت محکمہ اوقاف کے ذریعے اخبارات کو بے حرمتی سے بچانے کا بندوبست کرے اور محکمہ اوقاف جگہ جگہ حفاظتی ڈبے لگوانے کا انتظام کرے۔

۱۰۔ عوام الناس اخباری کاغذات کی تھیلیاں بنا کر فروخت کرنے سے پرہیز کریں۔

www.ziaetaiba.com

چور اور بخیل و کنجوس کون ہے؟[1]

تحریر میں آقائے دوجہاں علیہ الصلوۃ والسلام کا اسم گرامی (ذاتی یا صفاتی کوئی بھی نام) لکھتے وقت مکمل درود و سلام لکھنا چاہیے اسی طرح تقریر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لیتے وقت بھی مکمل درود و سلام پڑھنا چاہیے۔ لکھنے یا بولنے میں "صلعم" کا استعمال بہ نیت تخفیف ہو تو بعض علماء کے نزدیک یہ گناہ کبیرہ اور بعض کے نزدیک کفر ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر بھی درود شریف پڑھنا چاہیے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (وصال جمادی الاول ۹۱۱ھ / ستمبر ۱۵۰۵ء) (نویں صدی ہجری کے مجدد) حضرت امام حافظ ابوزکریا محی الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ (وصال ۶۷۶ھ / ۱۲۷۷ء) کی تالیف "تقریب" کی شرح میں لکھتے ہیں، "صلعم" یا درود شریف کی تخفیف کی علامت بنانا مکروہ ہے۔ سب سے پہلے جس شخص نے یہ مکروہ حرکت کی، قاضی نے اسے "سارق" چور قرار دیا (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کمی کرنا) اور جو سزا چور کی ہوتی ہے یعنی ہاتھ کاٹ دینا چنانچہ "صلعم" لکھنے والے کے ہاتھ کاٹ دیے گئے۔(۱)

1۔ فوائد ضروریہ از مولانا نسیم احمد صدیقی نوری۔

حضرت عبد اللہ بن امام زین العابدین اپنے والد سے اور وہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

البخیل الذی من ذکرت عندہ ثم لم یصل علی.

ترجمہ: بخیل وہ ہے جو میرا نام سنے اور مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔(۲)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو (میرا نام لینے یا سننے کے وقت) مجھ پر درود پڑھنا یاد نہ رہا، اس نے جنت کا راستہ بھلا دیا۔(۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "خاک آلود ہو ناک اس شخص کی (یعنی ذلیل ہو وہ) جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے" (۴)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل و محدث، محقق و مجدد بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی سائل نے استفتاء کیا، کہ "کلمہ طیبہ شریف جب ورد کر کے پڑھا جائے تو اس میں ہر کلمہ پر جب نام نامی حضور اقدس صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا آئے تو درود پڑھنا چاہئے یا ایک مرتبہ جب کہ وہ جلسہ ختم کرے؟

مذکورہ سوال ایک ڈپٹی پوسٹ ماسٹر عنایت اللہ خاں نے رام نگر ضلع نینی تال سے ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ کو بھیجا تھا۔ سوال میں جب حضور اقدس تحریر کرنے کے بعد درود شریف مکمل لکھنے کے بجائے محض مخفف کر کے علامتی طور "صلعم" لکھا گیا، جیسا کہ سوال کے متن سے ظاہر ہو رہا ہے، بریکٹ یعنی قوسین میں جو

درود شریف صلی اللہ علیہ وسلم تحریر ہے یہ سائل کی جانب سے نہیں بلکہ مرتب کی جانب سے ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے متذکرہ سوال کا جواب دینے سے قبل بطور تنبیہ یہ تاکید تحریر فرمائی کہ علامتی درود شریف نہ لکھا جائے اور فقہاء کرام کی طرف سے اس عمل پر جو وعیدیں ہیں انھیں بطور خاص تحریر کیا۔ اصل سوال کا جواب بھی لکھا اور سوال میں پیدا ہونے والے ضمنی سوال کا جواب بھی تحریر کیا، اس طرح دو اہم فتاوے اعلیٰ حضرت نے تحریر فرمائے نفس مضمون سے مطابقت کے باعث افادہ قارئین کے لیے نقل ہیں۔

"جواب مسئلہ سے پہلے ایک بہت ضروری مسئلہ معلوم کیجیے۔ سوال میں نام پاک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بجائے صلی اللہ علیہ وسلم کے صلعم لکھا ہے۔ یہ جہالت آج کل بہت جلد بازوں میں رائج ہے۔ کوئی "صلعم" کوئی "عم" کوئی "ص" اور یہ سب بیہودہ و مکروہ و سخت ناپسند اور موجب محرومی شدید ہے اس سے بہت سخت احتراز چاہیے اگر تحریر میں ہزار جگہ نام پاک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہر جگہ پورا صلی اللہ علیہ وسلم لکھا جائے۔ ہرگز ہرگز صلعم وغیرہ نہ ہو۔ علماء نے اس سے سخت ممانعت فرمائی ہے یہاں تک کہ بعض کتابوں میں تو بہت اشد حکم لکھ دیا ہے، علامہ طحطاوی حاشیہ در مختار میں فرماتے ہیں:

ویکرہ الرمز بالصلوہ والترضی بالکتابہ بل یکتب ذالک کلہ بکمالہ و فی بعض المواضع من التتار خانیۃ من کتب علیہ السلام بالھمزۃ والمیم یکفر لانہ تخفیف و تخفیف الانبیاء کفر بلاشک و

لعله ان صح النقل فهو مقيد بقصد والا فا الظاهر انه ليس بكفر و كون لازم الكفر كفرا بعد تسليم كونه مذهبا مختارا محله اذكان اللزوم بينا نعم الاحتياط فى الاحتراز عن الايهام والشبهه.

ﷺ کی جگہ ص وغیرہ اور رضی اللہ عنہ کی جگہ رض لکھنا مکروہ ہے۔ بلکہ اسے کامل طور پر لکھا پڑھا جائے۔ تاتار خانیہ میں بعض جگہ پر ہے جس نے درود و سلام ہمزہ (ء) اور میم (م) کے ساتھ لکھا۔ اس نے کفر کیا۔ کیوں کہ یہ عمل تخفیف ہے اور انبیاء علیہم السلام کی بارگاہ میں یہ عمل بلاشبہ کفر ہے اگر یہ قول صحت کے ساتھ منقول ہو تو یہ مقید ہو گا اس بات کے ساتھ کہ ایسا کرنے والا قصداً ایسا کرے ورنہ ظاہر یہ ہے کہ وہ کافر نہیں باقی لزوم کفر سے کفر اس وقت ثابت ہو گا جب اسے مذہب مختار تسلیم کیا جائے اور اس کا محل وہ ہوتا ہے جہاں لزوم بیان شدہ اور ظاہر ہوا البتہ احتیاط اس میں ہے کہ ایہام اور شبہ سے احتراز کیا جائے۔

اب جواب مسئلہ لیجیے، نام پاک حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم مختلف جلسوں میں جتنے بار لے سنے ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ اگر نہ پڑھے گا تو گنہگار ہو گا اور سخت وعیدوں میں گرفتار، ہاں اس میں اختلاف ہے کہ اگر ایک ہی جلسہ میں چند بار نام پاک لیا یا سنا تو ہر بار واجب ہے۔ یا ایک بار کافی اور ہر بار مستحب ہے۔ بہت علماء قول اول کی طرف گئے ہیں ان کے نزدیک ایک جلسہ میں ہزار بار کلمہ شریف پڑھے تو ہر بار درود شریف بھی پڑھتا جائے۔ اگر ایک بار بھی چھوڑا تو گنہگار ہو گا۔ مجتبے و در مختار وغیرہ میں اس قول کو مختار واضح کیا۔

فی الدر المختار اختلف فی وجوبها علی السامع والذاکر کلما ذکر صلی اللہ علیہ وسلم والمختار تکرار الوجوب کلما ذکر ولو اتحد المجلس فی الاصح (اھ) بتلخیص

در مختار میں ہے کہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ذکر کیا جائے تو سامع اور ذاکر دونوں پر ہر بار درود و سلام عرض کرنا واجب ہے یا نہیں۔ اصح مذہب پر مختار قول یہی ہے کہ ہر بار درود و سلام واجب ہے اگرچہ مجلس ایک ہی ہو۔ خلاصہ دیگر علماء نے بنظر آسانی امت قول دوم اختیار کیا۔ ان کے نزدیک ایک جلسہ میں ایک بار درود ادائے واجب کے لئے کفایت کرے گا۔ زیادہ کے ترک سے گنہگار نہ ہو گا۔ مگر ثواب عظیم فضل جسیم سے بے شک محروم رہا۔ "کافی وقنیہ" وغیرہما میں اسی قول کی تصحیح کی۔

فی ردالمختار صححہ الزاھدی فی المجتبی لکن صحح فی الکافی وجوب الصلوۃ مرۃ فی کل مجلس کسجود التلاوۃ للحرج الا انہ یندب تکرار الصلوۃ فی المجلس الواحد بخلاف السجود و فی القنیۃ قیل یکفی فی المجلس مرۃ کسجدۃ التلاوۃ وبہ یفتی وقد جزم بھذا القول المحقق ابن الھمام فی زاد الفقیر (اھ ملتقطا)

ردالمختار میں ہے کہ اسے زاہدی مجتبے میں صحیح قرار دیا ہے لیکن کافی میں ہر مجلس میں ایک ہی دفعہ درود کے وجوب کو صحیح کہا ہے۔ جیسا کہ سجدہ تلاوت کا حکم ہے تاکہ مشکل اور تنگی لازم نہ آئے۔ البتہ مجلس واحد میں تکرار درود مستحب اور مندوب ہے۔ بخلاف سجدہ تلاوت کے قنیہ میں ہے ایک مجلس میں ایک ہی دفعہ درود پڑھنا کافی ہے۔ جیسا کہ سجدہ تلاوت کا حکم ہے اور اسی پر فتوی ہے ابن

ھمام نے زاد الفقیر میں اسی قول پر جزم کیا ہے۔ بہر حال مناسب یہی ہے کہ ہر بار صلی اللہ علیہ وسلم کہا جائے کہ ایسی چیز جس کے کرنے میں بالاتفاق بڑی بڑی رحمتیں، برکتیں ہیں اور نہ کرنے میں بلاشبہ بڑے فضل سے محرومی ہے اور ایک مذہب قوی پر گناہ و معصیت عاقل کا کام نہیں کہ اسے ترک کرے۔ وباللہ التوفیق(۵)

اسم جلالت (اللہ تعالیٰ) کے احترام کی برکت

حضرت بشر حافی علیہ الرحمۃ والرضوان کا واقعہ:

حضرت بشر بن حارث حافی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضور آپ کا نام تو اہل ایمان میں ایسا روشن ہے جیسے انبیاء کا ہوتا ہے۔ آپ فرمائیں کہ آپ کی ابتدائی حالت کیا تھی؟ فرمایا کہ یہ جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے میں ایک ہوشیار، چالاک، تعصب اور فخر کا رسیاہ انسان تھا۔ میں نے راہ میں کاغذ کا ایک ٹکڑا پایا جس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا تھا۔ میں نے اس کو صاف کر کے جیب میں رکھ لیا اس وقت میرے قبضہ میں صرف دو(۲) درہم تھے اس کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ میں نے ان دو درہموں سے عطر خریدا اور اس سے اس کاغذ کو معطر کیا۔ رات کو جب سویا تو ایک کہنے والے کو کہتے سنا۔ اے بشر تو نے میرے نام کو خوشبو سے بسایا۔ ہم بھی تیرے نام کی خوشبو دنیا و آخرت میں پھیلائیں گے (رضی اللہ عنہ ونفعنا بہ امین) (٦) میں نے عہد کر لیا تھا کہ اب میں کبھی جوتے نہیں پہنوں گا اسی وجہ سے لوگ مجھے حافی کہنے لگے۔ مشائخ بغداد فرماتے ہیں کہ ہم نے کبھی

بھی جانوروں کو شاہراہوں پر "لید" یا غلاظت کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور جانوروں کا ایسا کرنا بشر حافی کے اکرام میں تھا راستے میں ایک چوپائے کے مالک نے شارع پر اپنے جانور کو لید یا گوبر کرتے ہوئے دیکھا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا کہ لگتا ہے آج بشر حافی کا انتقال ہو گیا ہے۔ جب تحقیق کی تو ٹھیک اسی وقت بشر حافی نے انتقال فرمایا۔ جب گدھا راستے (شارع) پر غلاظت کر رہا تھا۔ حضرت بشر حفی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال بروز بدھ عاشورہ محرم الحرام ۲۲۷ھ کو ہوا۔

جب حضرت بشر حافی قدس سرہ نے اللہ تعالیٰ کے اسم جلالت کی تعظیم کی تو ایک بزرگ نے بھی بشر حافی سے متعلق خواب دیکھا حضرت مفتی غلام سرور لاہوری علیہ الرحمۃ والرضوان لکھتے ہیں کہ "رات کو شہر کے ایک مشہور بزرگ نے خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کی، فرمایا! بشر حافی کو کہہ دو، اس نے میرے نام کی عزت اور توقیر کی ہے، میں نے اس کی عزت و توقیر کے لئے اس کا نام دنیا و آخرت میں بلند کر دیا ہے وہ بزرگ خواب سے بیدار ہوئے سوچنے لگے کہ بشر حافی تو ایک فاسق اور شرابی ہے اس کے بارے میں یہ بشارت درست نہیں ہو سکتی لیکن اللہ کی یہ عنایت ضرور کسی وجہ سے ہے۔ گھر سے نکل کر بشر حافی کے گھر گئے دیکھا کہ محفل شراب سجی ہوئی ہے اور بشر حافی بدمست پڑا ہے، آپ نے لوگوں کو فرمایا اسے ہوش میں لاؤ اور اسے کہو کہ میں اللہ کا ایک پیغام لے کر آیا ہوں۔ سن لو۔ بشر حافی اٹھے، پوچھا کہ کس کا پیغام ہے؟ آپ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین کا پیغام ہے۔ بشر حافی دوستوں کو کہنے لگے آج میری خیر نہیں اللہ کا عتاب یا عقاب آگیا۔ اب میں تمہارے پاس نہیں آسکوں گا۔ بزرگ کے پاس

پہنچے ننگے پاؤں تھے۔ پیغام سن کر بے ہوش ہو گئے۔ ہوش میں آئے توبہ کی۔ مرید ہوئے۔ مجاہدہ اختیار کیا۔ ہر وقت ننگے پاؤں رہتے اور کہتے جس دن میں اللہ کا پیغام سننے آیا تھا ننگے پاؤں تھا اب میں جوتے کیسے پہن سکتا ہوں؟ میں اللہ کی سرزمین پر جوتے کیسے پہن سکتا ہوں؟(۸)

امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی (وصال ۴۳۰ھ) رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ محمد بن علی سے احمد بن محمد بن ابراہیم نے کہا کہ مجھ سے احمد بن محمد ابن البراء کہتے ہیں کہ میں نے سفیان بن محمد المصیصی سے سنا! وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں بشر بن حارث کو دیکھا میں نے ان سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ جواب دیا اللہ تعالیٰ نے میری بخشش کر دی اور آدھی جنت میرے لئے مباح قرار دے دی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا، اے بشر اگر تم انگاروں پر بھی سجدے کرو میرے اس احسان کا شکر ادا نہیں کر سکو گے جو میں نے تمہارا مرتبہ اپنی مخلوق کے دلوں میں بٹھا دیا ہے۔(۹)

ناموں کو مختصر کرنے کا مکروہ عمل

یہ مکروہ برائی بھی اس قدر عام ہو گئی ہے کہ عوام تو درکنار خواص بھی اس میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اس برائی کو پھیلانے میں بھی برصغیر پاک و ہند میں سر سید علیگڑھی نے نہ صرف کوشش کی، بلکہ اس بری رسم کو ایجاد کیا۔ عام شخصی ناموں کے علاوہ مقدس ہستیوں کے نام لکھنے یا بولنے میں (زمانہ قدیم سے جاری) آداب کو بالائے طاق رکھ کر اللہ تعالیٰ جل شانہ کے اسم جلالت و ذات کو "اللہ میاں" یا پھر "اللہ صاحب" کہنا یا لکھنا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو محض

www.ziaetaiba.com

"پیغمبر صاحب" کہنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گاؤں کے چودھری جیسا سمجھنا۔ (نعوذ باللہ من ذلك) قارئین محترم! متذکرہ چند جملے بخوف طوالت لکھے ہیں ورنہ ہمارے ریکارڈ میں گستاخوں کی تحریر کردہ کتب بطور حوالہ محفوظ ہیں کہ جن میں اللہ تعالیٰ کی ذات وحدہ لاشریک اور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دیگر انبیائے کرام و مرسلین عظام علیہم السلام اجمعین، حضرت جبرئیل امین روح القدس سے لے کر دیگر ملائکۃ المقربین علیہم السلام کے ناموں میں (نعوذ باللہ) تضحیک آمیز انداز میں تخفیف کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ تفصیل کے لیے "اسمعیل دہلوی"، رشید گنگوہی، سر سیّد علیگڑھی وغیرہ کی تالیفات ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔(۱۰)

ناموں کو مختصر کرنے کی مکروہ برائی کا عمل، اب ہمارے معاشرہ میں اس طرح وبائی مرض کی شکل اختیار کر گیا ہے کہ عادت کو روایت بنایا جارہا ہے۔

مثلاً محمد سلیمان کو مختصر کر کے	ایم سلیمان لکھنا، بولنا
محمد علی جناح کو مختصر کر کے	ایم۔اے۔جناح لکھنا، بولنا
سیّد عبد القادر کو مختصر کر کے	ایس۔اے۔ قادر لکھنا، بولنا
محمد یوسف چھوٹانی کو مختصر کر کے	ایم۔وائی چھوٹانی لکھنا، بولنا
ذوالفقار علی بخاری کو مختصر کر کے	زیڈ۔اے۔بخاری لکھنا، بولنا

متذکرہ مثالوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ناموں کو مختصر کرنے کے اس مکروہ و قبیح عمل پر کونسا جذبہ آمادہ کر رہا ہے؟ کیا یہ سمجھا جائے؟ کہ مختصر نام لکھنے سے کاغذ کی بچت ہو رہی ہے؟

کیا یہ سمجھا جائے؟ کہ مختصر نام لکھنے سے وقت اور روشنائی کی بچت ہو رہی ہے؟

راقم کے نزدیک ان فوائد (کاغذ، وقت اور روشنائی کی بچت) کو حاصل کر کے کتنی محرومیاں سمیٹی جارہی ہیں جو کہ سراسر نقصان اور خسارے ہی کو ظاہر کر رہی ہیں۔

ہمارے شخصی ناموں میں بعض مقدس ذوات کے مبارک نام بطور لاحقے استعمال ہوتے ہیں تو مقصد ان ناموں سے برکت حاصل کرنا ہوتا ہے، مثلاً محمد ﷺ، علی کرم اللہ وجہہ، حسین رضی اللہ عنہ، صدیق رضی اللہ عنہ، زکریا علیہ السلام، یوسف علیہ السلام (وغیرہما) یہ سب مبارک نام ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم ذات محمد ﷺ واحمد ﷺ کی لاتعداد برکتیں ہیں۔

روز محشر نام محمد ﷺ کی برکتیں:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ (وصال ۱۴۸ھ) اپنے والد محترم حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ (وصال ۱۱۴ھ) (نبیرہ امام حسین عالی مقام رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں، "قیامت کے روز ایک منادی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ندا کرے گا، اے لوگو! تم میں سے جس کا نام محمد یا احمد ہے وہ جنت میں چلا جائے۔ اس حکم سے اللہ تعالیٰ کا مقصد اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی عظمت وکرامت دکھانا ہے"۔(۱۱)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث ومجدد بریلوی نور اللہ مرقدہ، حافظ ابو طاہر سلفی وحافظ ابن بکیر سے مروی، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، "روز قیامت دو شخص

حضرت عزت کے حضور کھڑے کئے جائیں گے۔ حکم ہو گا انہیں جنت میں لے جائو عرض کریں گے، الٰہی! ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے ہم نے تو کوئی کام جنت کا نہ کیا۔ رب عزوجل فرمائے گا، "ادخلا الجنة فانی الیت علی نفسی ان لا یدخل النار من اسمه احمد ولا محمد" (ترجمہ) جنت میں دونوں جاؤ کہ میں نے حلف فرمایا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے۔(۱۲)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں، "ابو نعیم حلیتہ الاولیاء میں حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، "قال الله تعالٰی وعزتی و جلالی لاعذبت احدا تسمی باسمك فی النار" (ترجمہ) رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا! مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہو گا اسے دوزخ کا عذاب نہ دوں گا۔(۱۳) اسی مضمون کی حدیث امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں "قال الله تعالٰی عزوجل و عزتی و جلالی لااعذب احدا تسمی باسمك فی النار" (ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا! مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم ہے، اے محبوب! تمہارے ہم ناموں میں جہنم کا عذاب نہیں دوں گا۔(۱۴)

اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں! محمد نام رکھو:

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، "اذا سیتم محمدا فلا تضربوہ ولا تحرموہ" (ترجمہ) جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم کرو۔(۱۵)

ایک اور حدیث شریف میں یوں ہے، "اذا سمیتم الولد محمدا فاکرموہ و اوسعوا لہ مجلس" (ترجمہ) جب اپنے لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی تعظیم کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو۔(۱۶)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "من ولد لہ مولود فسماہ محمدا حبا لی و تبرکا باسمی کان ھو و مولودہ فی الجنۃ" (ترجمہ) جس کے لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنت میں جائیں گے۔(۱۷)

سیّدنا ابی الحسن و ابو تراب حیدر کرار مولی علی مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، "اذا سمیتم الولد محمدا فاکرموہ و اوسعو لہ فی المجلس ولا تقبحوا لہ وجھا" (ترجمہ) جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لیے جگہ کشادہ کرو اور اس پر برائی کی نسبت نہ کرو۔(۱۸)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "من ولد لہ ثلثۃ اولاد فلم یسم احدا منھم محمد فقد جھل" (ترجمہ) جس کے تین بیٹے پیدا ہوں اور وہ ان میں کسی کا نام محمد نہ رکھے ضرور جاہل ہے۔ (۱۹)

حضرت عثمان العمری تابعی سے مرسلا روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "ماضر احد کم لو کان فی بیتہ محمد و محمدان و ثلثۃ"

www.ziaetaiba.com

(ترجمہ) تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین ہوں۔(۲۰)

اسم محمد سے دستر خوان، گھر اور مجلس میں برکت:

سیّدنا علی مولا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "ما اطعم طعام علی مائدۃ ولا جلس علیھما و فیھا اسمی الا وقدسوا کل یوم مرتین" (ترجمہ) جس دستر خوان پر لوگ بیٹھ کر کھانا کھائیں، اور ان میں کوئی محمد نام کا ہو وہ لوگ ہر روز دو مرتبہ مقدس کئے جائیں گے۔(۲۱) حضرت سیدنا امیر المؤمنین علی المرتضی (شہنشاہ ولایت) رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں، "ما من مائدۃ وضعت فحضر علیھا من اسمہ احمد او محمد الاقدس اللہ ذلك المنزل کل یوم مرتین" (ترجمہ) کوئی دستر خوان ایسا نہیں کہ جس پر احمد یا محمد نام کے افراد حاضر ہوں اور دستر خوان پر موجود تمام لوگ یقیناً اپنی اپنی جگہ پر ایک دن میں دو مرتبہ مقدس کیے جائیں گے۔(۲۲)

امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "ماکان فی اھل بیت اسم محمد الا کثرت برکتہ" (ترجمہ) جس گھر میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر کی برکت زیادہ ہوتی ہے۔(۲۳)

"حضرت سریج بن یونس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں ہر اس گھر کی زیارت کرتے ہیں جس میں محمد یا احمد نام

کا کوئی آدمی رہتا ہو۔ ان فرشتوں کی عبادت یہی ہے اور یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اکرام کی وجہ سے ہے"۔(۲۴)

حضرت سیّدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، "ما اجتمع قوم قط فی مشورة و فیهم رجل اسمه محمد لم یدخلوه فی مشورتهم الالم یبارك لهم فیه" (ترجمہ) جب کوئی قوم کسی مشوررے کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نام ہو اور اسے اپنے مشورے میں شریک نہ کریں ان کے لئے اس مشورے میں برکت نہ رکھی جائے۔(۲۵)

قارئین محترم! متذکرہ احادیث مبارکہ کے مطالعہ سے اسم محمد واحمد کی برکتیں معلوم ہوتی ہیں۔ لہذا جب اس نام کے رکھنے میں دنیاو آخرت میں کامیابی ہی کامیابی ہے تو ایسے مبارک نام کو لکھنے یا پکارنے میں قصداً و عمداً مختصر کرنے یا علامتی طور پر ظاہر کرنے میں یقینا دنیاو آخرت میں محرومی اور ناکامی ہی ناکامی ہوگی۔ یہ لمحہ فکریہ ہے ایسے افراد کے لئے جو اپنے نام محمد کو مختصر کرتے یا دوسرے کے نام محمد کو مختصر کر کے لکھتے یا پڑھتے ہیں۔

محمد کو "ایم" (M) یا (م) سے ظاہر کرنا سراسر بے ادبی و گستاخی ہے۔ یا محمد کو (MOHD) سے ظاہر کرنا بھی بے ادبی و گستاخی ہے۔ اسی طرح احمد کے لیے "اے" (A) لکھنا بھی بے ادبی اور گستاخی ہے۔

www.ziaetaiba.com

نصرانیوں نے مکروہ پلاننگ اور سازش کے ذریعے سے مسلمانوں کو اس راستہ پر ڈال دیا کہ "محمد" کے تلفظ میں بھی غلطیاں کرتے رہے اور اسے علامتی طور پر ظاہر کرتے رہے۔ اس ضمن میں فقیر راقم السطور کی کتاب "گستاخی واہانت

رسول کی عالمی مہم" کے صفحہ ۵۷ کے اس پیراگراف کا مطالعہ اہم ہے جو درج ذیل ہے۔

عیسائیوں سے توہین رسالت کا صدور:

گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں صدی عیسوی کے دوران مسلمانوں اور مسیحی یورپ کے درمیان صلیبی جنگوں نے کلیسا کے کارپردازوں کے دلوں میں اسلام اور شارع اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نفرت کے جذبات کو مزید بھڑکا دیا تھا اس دور میں عیسائی پادریوں کی طرف سے اسلام کے خلاف تحریر کی جانے والی کتابوں میں سرور کائنات، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بے حد اہانت آمیز اور گھٹیا الزام تراشی پر مبنی تحریریں ملتی ہیں۔ جب دنیا پر عیسائیوں کا تسلط تھا تو اس وقت انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کو بری طرح مسخ کر دیا۔ مثلاً انگریزی زبان میں "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم کو بگاڑ کر Mohomet بنا دیا۔ اس سے بھی بڑھ کر ان خبیثوں نے Muhammaed تلفظ بھی کیا اور Mahound بھی تلفظ کیا۔ ماہاؤنڈ مشتق ہے Me-Hound سے ہاؤنڈ کے معنی ہیں شکاری کتا اور می کے معنی ہیں میرا۔ فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں عیسائی حضرات یہ گستاخی صدیوں سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ "Mahound" کا لفظ اب بھی انگریزی زبان کی بڑی بڑی لغات میں موجود ہے۔ (۲۶)

مصنوعات (پروڈکشنز) کے نام

بعض کمپنیز اور انڈسٹریز اپنی پروڈکشنز (مصنوعات) کے نام جو تجویز کرتی ہیں، وہ نام بھی مقدس ہوتے ہیں اور نیت بھی یہی ہوتی ہے کہ مقدس

www.ziaetaiba.com

ناموں کی برکت سے ہماری مصنوعات مقبول ہوں اور زیادہ فروخت ہوں۔ بعض انڈسٹریز تو ناموں کے ساتھ ساتھ مقدس مقامات (یعنی گنبد خضراء، بیت اللہ شریف، مسجد اقصیٰ، روضہ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ، روضہ اجمیر، روضہ داتا گنج بخش وغیرہ) کی شبیہہ بھی شائع کرتے ہیں۔ ایسی متعدد مصنوعات کی پیکنگ پر بھی مقدس نام چھپا ہوتا ہے اور ان کے بروشرز وغیرہ پر بھی پرنٹ ہوتا ہے۔ بعض کمپنیز تو اپنی مصنوعات کی پیکنگ کے بعد کارٹن پر جو ٹیپ یا ربن استعمال کرتے ہیں تو ان پر بھی مقدس نام چھپا ہوتا ہے۔ ان اداروں کے چند نام اور مصنوعات کے نام درج ذیل ہیں۔

یونس فین، پاک فین، ملت فین، گل احمد لان، جامی لان، مصری لان، سدرہ لان، ثنا لان، زینت لان، سرمد لان، ثناء اللہ سوٹنگ، سلام گارمنٹس، حبیب آئل، حبیب گھی، صوفی بناسپتی، رحمت شیریں، عصر شیریں، الکرم ٹیکسٹائل، داؤد ٹیکسٹائل، محمود سوئیٹس، سلیمان مٹھائی، رضوان سوئیٹس، سلطان رجسٹر، لاریب کاپی، الشفا شہد، محمد علی کتب خانہ، الحمد بک کارپوریشن، فضلی اینڈ سنز، ادارہ اسلامیات، مدینہ پبلشنگ کمپنی، مکتبہ اسحاقیہ، مدینہ بیٹری چارجنگ، محفوظ شیر مال، فیاض شیر مال وغیرہ وغیرہ۔

مقدس ناموں والی مصنوعات کے کارٹن / پولی تھین بیگس اور کاغذ کے لیبل یا لفافے پھینک دیے جاتے ہیں۔ یہ لاپرواہی کا عمل عموماً صارفین ہی کی جانب سے ہوتا ہے تاہم ادارے بھی صرف اس حد تک ذمہ دار ہیں کہ انھیں چاہیے کہ مقدس ناموں کے احترام کے لیے بھی ایک جملہ کارٹن / لفافوں وغیرہ پر شائع کیا کریں۔ جیسا کہ بعض اخبارات لکھتے ہیں، "کہ قرآنی آیات و احادیث

www.ziaetaiba.com

کے تراجم اور مقدس نام تبلیغی غرض سے شائع کئے جاتے ہیں قارئین ان کا احترام کریں"۔ اس جملہ کی اشاعت کے نتیجہ میں اخبارات کے مالکان و مدیران شرعاً ذمہ دار نہیں رہتے ایسا ہی متذکرہ کمپنیوں کے ذمہ داروں کو بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

سطور بالا میں درج مضامین محض اصلاح کی غرض سے لکھے گئے ہیں۔ تاکہ ہم اپنے اعمال پر نظر کریں اور جائزہ لیں کہ ہم سے کہاں غلطی ہو رہی ہے دانستہ یا سہواً جو غلطی بھی ہو رہی ہے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو اس غلطی کا مرتکب ہونے سے بچائیں۔ مقدس اوراق کا احترام کریں۔ مقدس ناموں کو نہ بگاڑیں اور نہ ہی مختصر کریں۔ درود شریف مکمل لکھیں علامتی طور پر نہ لکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسم جلالت کے ساتھ جل جلالہ ضرور لکھیں اسے بھی "ج" کی علامت سے ظاہر کرنا بے ادبی ہے اسی طرح صحابہ کرام اور اہل بیت عظام اور اولیاء کرام کے ناموں کا بھی ادب کریں اور ان کے ناموں کے ساتھ "رضی اللہ تعالیٰ عنہ"، "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ"، "علیہ الرحمۃ والرضوان" مکمل لکھا جائے۔ لکھتے وقت جب حسن نیت و حصول برکت کا جذبہ پیش نظر ہو گا تو کبھی اتنی عجلت لاحق نہیں ہو گی کہ شارٹ ہینڈ رائٹنگ "تکنیک" کی طرح مقدس ناموں کو بھی اس "ٹرک" کا نشانہ بنایا جائے۔ فقیر راقم السطور کی نہایت عاجزانہ گزارش ہے ان احباب کے لئے بھی جو ٹیلیفون انڈیکس میں یا موبائل فون کی میموریل ڈائریکٹری میں اپنے احباب کے نام اور نمبر محفوظ کرتے ہیں تو برائے مہربانی مکمل

نام لکھیں یا مکمل نام کے ایک حصے کو ہی مکمل لکھیں مثلاً محمد سلیم قادری اگر یہ نام مکمل طور پر موبائل میں نہیں لکھا جاسکتا کہ جگہ کم ہے تو "محمد" کو مختصر نہ کریں بلکہ "سلیم قادری" لکھ لیں یا صرف "سلیم" لکھ لیں مزید شناخت کے لئے "سلیم" کے ساتھ "پیشہ" (OCCUPATION) لکھ دیں اور پیشہ یا منصب کو مختصر کیا جاسکتا ہے جیسے انجینئر کو "ENG" سے اور ڈاکٹر کو "Dr" سے لکھتے ہیں اس میں توہین کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق قبول کرنے اور حق بات دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ بحرمة سيّد الانبياء والمرسلين عليه التحية والتسليم وآله وصحبه اجمعين.

www.ziaetaiba.com

مراجع وحواشی

(۱) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ: تدریب الراوی شرح تقریب النواوی

(۲) امام محمد بن اسمعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ: تاریخ الکبیر

امام ابو عیسی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ: جامع الترمذی، جلد دوم صفحہ ۱۷۶

امام محمد بن عبد اللہ تبریزی رحمۃ اللہ علیہ: مشکوۃ المصابیح صفحہ ۸۷

امام شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ: القول البدیع صفحہ ۱۴۷

(۳) امام ابن ماجہ قزوینی رحمۃ اللہ علیہ: سنن ابن ماجہ

(۴) امام ابو عیسی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ: جامع الترمذی جلد دوم صفحہ ۱۷۶

امام محمد بن عبد اللہ تبریزی رحمۃ اللہ علیہ: مشکوۃ المصابیح صفحہ ۸۶

(۵) امام احمد رضا مجدد و محقق بریلوی رحمۃ اللہ علیہ: فتاوی رضویہ جلد سوم صفحہ ۸۱۔۸۲

(۶) امام و محدث ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ حلیۃ الاولیاء جلد ۸ صفحہ ۲۳۶

امام عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ روض الریاحین فی حکایات الصالحین

امام عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ عربی نسخہ صفحہ ۲۴۵

امام عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ مترجم اردو نسخہ صفحہ ۳۷۶

(۷) مفتی غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ: خزینۃ الاصفیاء صفحہ ۳۹

(۸) مفتی غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ خزینۃ الاصفیاء صفحہ ۳۹

www.ziaetaiba.com

مترجم حضرت پیرزادہ اقبال احمد فاروقی مدظلہ: خزینۃ الاصفیاء صفحہ ۳۹

(۹) امام احمد بن عبد اللہ محدث ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ: حلیۃ الاولیاء جلد ۸ صفحہ ۲۳۶

(۱۰) اسمعیل دہلوی: تفویۃ الایمان، یکروزی

رشید گنگوہی: فتاوی رشیدیہ

خلیل انبیٹھوی ٹانڈوی: براہین قاطعہ

سرسید علیگڑھی: براہین احمدیہ، تفسیر القرآن، مقالات سرسید و مکتوبات سرسیّد

(۱۱) امام قاضی عیاض اندلسی رحمۃ اللہ علیہ: شفا شریف جلد اول صفحہ ۱۸۴

امام عبد الباقی زرقانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ: شرح مواہب اللدنیہ جلد ۵ صفحہ ۳۰۱

(۱۲) امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ: احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۱۰۰

(۱۳) امام علی برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ: سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ ۷۹

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ: احکام شریعت حصہ اول ص ۱۰۱

امام عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ: شرح مواہب اللدنیہ جلد ۵ صفحہ ۳۰۲

(۱۴) امام بیہقی ابو بکر احمد رحمۃ اللہ علیہ: دلائل النبوۃ

غلام محمد پنہور: شرح اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۸

(۱۵) مسند بزار،

www.ziaetaiba.com

امام عجلونی رحمۃ اللہ علیہ: کشف الخفاء اول صفحہ ۹۴

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ: جامع الصغیر اول صفحہ ۴۹

امام محمد یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ: سبل الھدی والرشاد جلد اول صفحہ ۴۱۴

امام محمد یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ: سبل الھدی والرشاد جلد دہم صفحہ ۳۴۱

(۱۶) امام محمد یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ: سبل الھدی والرشاد جلد اول صفحہ ۴۱۵

(۱۷) راوہ ابن عساکر فی التاریخ عن حافظ حسین بن احمد بن عبد اللہ بن بکیر
امام عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ: شرح مواہب اللدنیہ جلد ۵ صفحہ ۳۰۱
امام علی برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ: انسان العیون جلد اول صفحہ ۷۹
امام احمد رضا فاضل و محقق و محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ: احکام شریعت حصہ اول ص ۱۰۰
امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ: اللآلی مصنوعہ جلد اول صفحہ ۱۰۶
اسی مفہوم کی ایک حدیث ابن ابی عاصم کی روایت سے یوں ہے "من تسمی باسمی یر جو برکتی غدت علیه بر کتی و راحت الی یوم القیامه" اسے امام علی متقی ہندی رحمۃ اللہ علیہ نے کنز العمال رقم ۴۵۲۲۱ اور امام یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ نے سبل الہدی والرشاد جلد اول ص ۴۱۵ اور جلد دہم ص ۳۴۱ میں درج کیا ہے۔

(۱۸) رواہ الحاکم فی المستدرک والخطیب فی التاریخ والدیلمی فی مسندہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۱۱ھ) جامع الصغیر جلد اول ص ۴۹
امام عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ: شرح مواہب اللدنیہ جلد ۵ صفحہ ۳۰۲

(۱۹) رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر، جامع الصغیر جلد دوم صفحہ ۵۴۵
سبل الہدی والرشاد جلد دہم صفحہ ۳۱۰، سیرت حلبیہ جلد اول ص ۷۹

(۲۰) رواہ بن سعد فی الطبقات، جامع الصغیر جلد دوم ص ۴۸۴

(۲۱) رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس: الکامل لابن عدی جلد اول ص ۱۷۲

(۲۲) امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ: لسان المیزان جلد اول ص ۷۷۵
امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ: اللآلی مصنوعہ جلد اول ص ۵۲

(۲۳) شرح مواہب اللدنیہ جلد ۵ ص ۳۰۲

(۲۴) امام قاضی عیاض اندلسی مالکی رحمۃ اللہ علیہ: شفا شریف جلد اول ص ۱۸۲
امام علی برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ: انسان العیون، سیرت حلبیہ جلد اول ص ۷۹

(۲۵) رواہ الطرائفی وابن الجوزی بحوالہ احکام شریعت حصہ اول ص ۱۰۲

(۲۶) گستاخی واہانت رسول کی عالمی مہم صفحہ ۵۷

www.ziaetaiba.com